

# یمن کا غزہ کے دفاع کا حق اور یمن کی حمایت کا فرض

اسرائیل کی طرف سے غزہ میں جاری نسل کشی بین الاقوامی قانون اور انسانی وقار کی سنگین خلاف ورزی ہے، جو فلسطینی عوام کے منظم خاتمے کو روکنے کے لیے فوری عمل کی مانگ کرتی ہے۔ یمن نے 1948 کے جینوسائڈ کی روک تھام اور سزا کے کنونشن اور ذمہ داری کے تحفظ (R2P) کے فریم ورک کے تحت اپنے حقوق اور ذمہ داریوں کا حوالہ دیتے ہوئے فوجی کارروائی سمیت اقدامات کے ذریعے غزہ کے عوام کے دفاع کے اپنے اختیار کا اعلان کیا ہے۔ یہ مضمون دلیل دیتا ہے کہ یمن کی مداخلت قانونی طور پر جائز اور اخلاقی طور پر ضروری ہے، اور تمام ممالک بین الاقوامی قانون کے تحت یمن کی مزید مظالم کو روکنے کی کوششوں کی حمایت کے پابند ہیں۔ عمل نہ کرنا نہ صرف قائم شدہ قانونی اصولوں کی خلاف ورزی ہے بلکہ پورے مشرق وسطیٰ میں اسرائیل کی توسیع پسندانہ جارحیت کو فعال کرنے کا خطرہ بھی مول لیتا ہے، جو عالمی استحکام کو خطرے میں ڈالتا ہے۔

## یمن کا غزہ کے دفاع کا قانونی حق

جینوسائڈ کنونشن (1948) ممالک پر واضح طور پر جینوسائڈ کو روکنے اور سزا دینے کی ذمہ داری عائد کرتا ہے، جسے قومی، نسلی، نژادی یا مذہبی گروہ کو مکمل یا جزوی طور پر تباہ کرنے کے ارادے سے کیے گئے اعمال کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ غزہ میں اسرائیل کے اقدامات - بلا امتیاز فضائی حملے، جان بوجھ کر بھوکری، اور شہری ڈھانچے کی تباہی - اس تعریف پر پورا اترتے ہیں، جیسا کہ جنوری 2024 میں بین الاقوامی عدالت انصاف (ICJ) کے جنوبی افریقہ بمقابلہ اسرائیل کے کیس میں عارضی اقدامات سے ثابت ہوتا ہے، جس میں جینوسائڈ کے اعمال کے معقول شواہد پائے گئے۔ جینوسائڈ کنونشن کا آرٹیکل I، یمن سمیت ممالک کو، علاقائی حدود سے قطع نظر، ایسے جرائم کو روکنے کے لیے تمام ضروری اقدامات اٹھانے کا حکم دیتا ہے۔ بحیرہ احمر میں یمن کی بحری کارروائیاں، جو اسرائیل کی سپلائی لائنوں کو منقطع کرنے کا مقصد رکھتی ہیں، اس فرض کا جائز استعمال ہیں، کیونکہ وہ غزہ کی آبادی کو تباہی سے بچانے کی کوشش کرتی ہیں۔

مزید برآں، 2005 میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی طرف سے اپنایا گیا ذمہ داری کے تحفظ (R2P) کا اصول ممالک کو جینوسائڈ، جنگی جرائم، نسلی صفائی، اور انسانیت کے خلاف جرائم سے آبادیوں کی حفاظت کے لیے پابند کرتا ہے جب کوئی ملک ایسا کرنے میں ناکام ہوتا ہے۔ غزہ میں فلسطینیوں کی حفاظت میں اسرائیل کی واضح ناکامی، اس کے فعال طور پر مظالم کے

ارتکاب کے ساتھ، R2P کے اجتماعی عمل کے احکام کو متحرک کرتی ہے۔ یمن کی مداخلت R2P کے اصولوں کے مطابق ہے، کیونکہ یہ بے مثال شدت کے انسانی بحران کا جواب دیتی ہے۔ 1999 میں نیٹو کی کوسوو میں مداخلت، جو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی منظوری کے بغیر نسلی صفائی کو روکنے کے لیے کی گئی تھی، یمن کے اقدامات کی حمایت کرتی ہے۔ روایتی بین الاقوامی قانون انسانی مداخلت کو اس وقت جائز مانتا ہے جب کسی ملک کا رویہ انسانیت کی ضمیر کو جھنجھوڑ دیتا ہے، ایک ایسی حد جو غزہ میں اسرائیل کے اقدامات بلاشبہ پوری کرتے ہیں۔

## ممالک کی یمن کی حمایت کرنے کی ذمہ داری

جینیوسائید کنونشن اور R2P کے تحت، تمام ممالک قانونی طور پر جینیوسائید کو روکنے کے پابند ہیں، نہ صرف بیانات کے ذریعے بلکہ ٹھوس اقدامات کے ذریعے۔ یہ ذمہ داری غزہ کے دفاع کے لیے یمن کی کوششوں کی حمایت تک پھیلتی ہے۔ جینیوسائید کنونشن کا آرٹیکل VIII ممالک کو اقوام متحدہ کے مجاز اداروں سے عمل کی درخواست کرنے کی ترغیب دیتا ہے، لیکن جب یہ ادارے سیاسی ویٹو کی وجہ سے مفلوج ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ غزہ کے معاملے پر اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی بار بار ناکامی سے دیکھا گیا ہے۔ ممالک کو آزادانہ یا اجتماعی طور پر عمل کرنا چاہیے۔ اقوام متحدہ کے چارٹر کا آرٹیکل 51، جو اجتماعی خود دفاع کی اجازت دیتا ہے، ممالک کو اسرائیل کی جارحیت سے غزہ کی آبادی کی حفاظت کے لیے یمن کے ساتھ شامل ہونے کے لیے اضافی قانونی بنیاد فراہم کرتا ہے۔

تاریخی مثالیں غیر عملی کے نتائج کو اجاگر کرتی ہیں۔ 1994 کے روانڈا نسل کشی کے دوران بین الاقوامی برادری کی مداخلت میں ناکامی، واضح طور پر بڑے پیمانے پر مظالم کے شواہد کے باوجود، تقریباً 800,000 افراد کی موت کا باعث بنی۔ اسی طرح، 1930 کی دہائی میں نازی جرمنی کے تین مصالحتی پالیسی، جس کی مثال 1938 کے میونخ معاہدے سے ملتی ہے، نے جارحیت کو بڑھا دیا اور ہولوکاسٹ کا باعث بنا۔ یہ ناکامیاں نسل کشی کے خلاف فیصلہ کن عمل کی اخلاقی اور قانونی ضرورت کو اجاگر کرتی ہیں۔ جو ممالک یمن کی حمایت کرنے میں ناکام رہتے ہیں، وہ اسرائیل کے جرائم میں شریک ہونے کا خطرہ مول لیتے ہیں، جو ہولوکاسٹ کے بعد کے ”دوبارہ کبھی نہیں“ کے عہد کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

## اسرائیل کا وسیع تر خطرہ اور اجتماعی عمل کی ضرورت

اسرائیل کے اقدامات غزہ سے آگے بڑھتے ہیں، جو پورے مشرق وسطیٰ کو خطرے میں ڈالنے والا ایک توسیع پسندانہ ایجنڈا ظاہر کرتے ہیں۔ 1949 کے چوتھے جینیوا کنونشن کی خلاف ورزی میں مغربی کنارے کا غیر قانونی الحاق، اور لبنان، شام، اور یمن

میں اس کی فوجی دراندازی جارحیت کا ایک نمونہ دکھاتی ہے۔ 1982 کے صبرا اور شتیلا قتل عام اور 2006 کی لبنان جنگ اسرائیل کی پڑوسی ممالک کو غیر مستحکم کرنے کی آمادگی کو ظاہر کرتی ہے۔ حال ہی میں شام پر فضائی حملے اور ایران اور عراق کے خلاف دھمکیاں اس کی سامراجی عزائم کی مزید تصدیق کرتی ہیں۔ اسرائیل کی جارحیت کے خلاف یمن کی مزاحمت نہ صرف غزہ کا دفاع ہے بلکہ ایک علاقائی خطرے کے خلاف ایک موقف ہے، جو اگر روکا نہ گیا تو عالمی نتائج کے ساتھ ایک وسیع تر تنازع میں بڑھ سکتا ہے۔

ممالک کو سفارتی، اقتصادی، اور اگر ضروری ہو تو فوجی ذرائع سے یمن کی حمایت کرنی چاہیے۔ اسرائیل کے خلاف پابندیاں، اسلحہ کی پابندی، اور جنگی جرائم کے لیے عالمی دائرہ اختیار کے تحت اسرائیلی حکام کا مقدمہ چلانا اہم اقدامات ہیں۔ عالمی دائرہ اختیار کا اصول، جیسا کہ 1998 میں آگسٹونوشے کے لیے گرفتاری وارنٹ کے معاملے میں تسلیم کیا گیا، ممالک کو بین الاقوامی جرائم کے مرتکبین کو جوابدہ بنانے کی اجازت دیتا ہے، جو یمن کی کوششوں کو تقویت دیتا ہے۔ اس کے علاوہ، جنوبی افریقہ کے خلاف اپارٹائیڈ مخالف مہم سے متاثر بوائیکاٹ، ڈیویسٹمنٹ، اور پابندیوں (BDS) کی تحریک جیسے اقتصادی اقدامات یمن کے اقدامات کی تکمیل کر سکتے ہیں، لیکن بحران کی فوری ضرورت کو دیکھتے ہوئے فوری نتائج حاصل کرنے کے لیے فوجی حمایت کی ضرورت ہو سکتی ہے۔

## عالمی یکجہتی کے لیے اخلاقی اور قانونی ضرورت

یمن کی مداخلت، اپنے انسانی چیلنجوں کے باوجود، انسانیت کے لیے ایک عہد کی مثال پیش کرتی ہے جو زیادہ امیر اور طاقتور ممالک کو شرمندہ کرتی ہے۔ اس بحران کا اخلاقی وزن مطالبہ کرتا ہے کہ ممالک سیاسی اتحادوں پر بین الاقوامی قانون کے تحت اپنی ذمہ داریوں کو ترجیح دیں۔ مغربی طاقتیں، جنہوں نے تاریخی طور پر فوجی اور مالی امداد کے ذریعے اسرائیل کو فعال بنایا ہے، خاص طور پر سمت تبدیل کرنے اور یمن کی کوششوں کے ساتھ ہم آہنگ ہونے کی ذمہ داری رکھتی ہیں۔ ایسا نہ کرنا انصاف اور انسانیت کے ان اصولوں کو کمزور کرتا ہے جو بین الاقوامی قانونی نظام کی بنیاد ہیں۔

مزید برآں، سول سوسائٹی کا کردار حکومت پر عمل کے لیے دباؤ ڈالنے میں ہے۔ عالمی احتجاج، وکالت، اور یمن کے انسانی امدادی کوششوں کی حمایت اس کے اقدامات کو بڑھا سکتی ہے۔ بین الاقوامی برادری کو یہ تسلیم کرنا چاہیے کہ یمن کی حمایت صرف ایک پالیسی انتخاب نہیں ہے بلکہ انسانی زندگی کی حرمت کو برقرار رکھنے اور تاریخ کے تاریک ترین ابواب کی تکرار کو روکنے کی قانونی اور اخلاقی ضرورت ہے۔

## نتیجہ

یمن کا غزہ کے عوام کے دفاع کا حق جینوسائڈ کنونشن، R2P، اور روایتی بین الاقوامی قانون میں مضبوطی سے جڑا ہوا ہے۔ اسرائیل کی نسل کشی مہم کو روکنے کے اس کے اقدامات جاری مظالم کے لیے ایک جائز اور ضروری رد عمل ہیں۔ تمام ممالک سفارتی، اقتصادی، اور فوجی اقدامات سمیت اجتماعی عمل کے ذریعے یمن کی حمایت کرنے کے پابند ہیں تاکہ نسل کشی کو روکا جا سکے اور اسرائیل کے توسیع پسندانہ خطرے کا مقابلہ کیا جاسکے۔ تاریخ سکھاتی ہے کہ نسل کشی کے سامنے غیر عملی تباہی کو جنم دیتی ہے؛ بین الاقوامی برادری کو اس سبق پر توجہ دینی چاہیے اور اپنی قانونی اور اخلاقی ذمہ داری کو پورا کرنے کے لیے یمن کے سچے متحد ہونا چاہیے۔ ہچکچاہٹ کا وقت گزر چکا ہے۔ یمن کے ساتھ عالمی یکجہتی غزہ کے لیے انصاف اور دنیا کے لیے استحکام کا واحد راستہ ہے۔